ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.7,Issue No.1 (2025)
(January to March)

بلوچستان میں اُردو تحقیق و تدوین میں ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن کی خدمات

Dr. Zia Ur Rehman's Contributions to Urdu Research and Editing in Balochistan

تنزیلہ ناز
لیکچرار، شعبہ اُردو، جامعہ بلوچستان، کوئٹہ
ڈاکٹر یاسمین سلطانہ
ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبہ اُردو، وفاقی اُردو یونیورسٹی، کراچی
گل غٹی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، جامعہ بلوچستان، کوئٹہ

Tanzila Naz
Lecturer, Department of Urdu, University of Balochistan, Quetta
Dr. Yasmin sultana
Head of Urdu Department, Federal Urdu University, Karachi
Gul Ghutai
Assistant Professor, Department of Urdu, University of Balochistan, Quetta

Abstract:
Professor Dr.zia u Rehman is an important and famous name in ruddy research and editing in Balochistan. He established new traditions in the terms of research and editing. Earlier, references, footnotes, bibliographies, text corrections and linguistic reviews were not given much importance in the literary research of Urdu in Balochistan, but the rules and regulations made by you proved to be a guiding light for the researchers. You are one of the multifaceted personalities of Urdu. You are famous as a researcher, writer, historian and fiction writer. Many of your unpublished stories and research papers have been published in various magazines and journals. Due to yours research and editing the female poet's novelist and fiction writer have also come to surface in Balochistan. You have access the real source in view of the modern principals of research and editing. You complied your work in accordance with the standard principal. Your work will prove to be aflame for the upcoming researchers.

Keywords: Balochistan, qandeel khayal, Research, editing, Female poets, novelist and Fiction writers

تحقیق حقائق کی بازیافت کا نام ہے تو تدوین ان حقائق کو قارئین تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ تدوین میں ان احتیاطوں کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے اصل متن کو مصنف کی منشا کے مطابق پیش کیا جاتا ہے۔ اُردو میں تحقیق و تدوین ایک باقاعدہ، باترتیب اور منظم عمل کا نام ہے۔ جس کا اپنا ایک خاص طریقہ کار ہے۔ تحقیق اور تدوین دونوں کے دائرہ کار ایک دوسرے سے ملتے بھی ہیں اور مختلف بھی، اگر شخص اچھا محقق ہے تو اس کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ اچھا مدون بھی ہو۔ لیکن تدوین کرنے کے

لیے یہ ضروری ہے کہ وہ آداب تحقی سے لگاؤ اور واقفیت رکھتا ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر تدوین کے تقاضوں کو پورا کرنا ناممکن ہے۔ ڈاکٹر رشید حسن خان اس حوالے سے لکھتے ہیں۔

> "حواشی، مقدمہ، متن کا زمانہ، تصنیف، مصنف اور اس کے
> عہد سے متعلق ضروری معلومات، داخلی شواہد کا تعین اور
> ایسی بہت سی متعلقہ باتیں ہوں گی جن سے ایسا کوئی شخص
> عہدہ بر آنہیں ہو سکتا۔ جو تحقیق سے کماحقہ آشنا نہ ہو اور طبعا
> اس سے مناسبت نہ رکھتا ہو جو شخص تحقیقی مزاج نہیں رکھتا،
> وہ تدوین کا کام بھی انجام نہیں دے سکتا۔"(۱)

بلوچستان میں اردو ادب کے منظر نامے پر جہاں بہت سے اہل علم کو بطور محقق مدون اور نقاد شہرت نصیب ہوئی ان سب ناموں میں ایک اہم نام ڈاکٹر ضیاء الرحمن کا بھی ہے۔ باحیثیت محقیق و مدون آپ دونوں اعتبار سے غیر معمولی حیثیت کے حامل ہیں، کیوں کہ آپ نے باطور محقق و مدون بلوچستان میں اردو ادب کے حوالے سے قابل خدمات سر انجام دی ہیں۔ آپ نے اپنی تحقیقات میں نئی روایات قائم کی۔ آپ سے پہلے بلوچستان میں اردو کی ادبی تحقیقات میں حوالے، حواشی، کتابیات، تصیح متن، لسانی جائزوں وغیرہ کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی تھی اپنی تحقیقات کو تحقیق و تدوین کے معیاری اصولوں کے مطابق مرتب کیا۔ آپ کے بنائے ہوئے اصول وضوابط نئے محققین کے لیے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔ زیر نظر مقالے میں بلوچستان میں تحقیق تدوین وترتیب متن کی میں ڈاکٹر ضیاء الرحمن کی خدمات کا تحقیقی مطالعہ کیا گیا ہے۔ آپ کا شمار اُردو ادب کی کثیر الجہات شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ محقق، مدون، مورخ اور افسانہ نگار کے طور پر معروف ہیں۔ آپ کے کئی غیر مطبوعہ مقالات مختلف رسائل وجرائد میں شایع ہوتے رہے ہیں۔ اردو ادب کے موضوعات پر ان کی چار تصانیف شائع ہو چکی ہیں:

۱۔ قندیل خیال
۲۔ آثار و تحقیق
۳۔ وثائق
۴۔ پائپ لائین

ذیل میں ان کی حیثیت بہ طور مدون و محقق کے اختصار کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔ علم و ادب سے متعلق انہوں اہم اور قابل قدر کارنامے انجام دیے۔ متعدد علمی وادبی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس حوالے سے ان کی اہم تصنیف قندیل خیال ہے۔ ان کی یہ تصنیف ۲۰۲۰ء میں بکس اینڈ ریڈر ملتان سے شایع ہوئی۔

اس کتاب میں سب سے پہلے پیش لفظ کے بعد ۳ اور ۳۳ صفحات پر طویل مقدمہ اور تمہید لکھی۔ مقدمے کی طوالت کے حوالے سے ڈاکٹر گیان چندیوں لکھتے ہیں۔

> "ہر متن کے ساتھ ایک تحقیقی مقدمہ ضرروی ہے۔ میری رائے میں اس ذیل کے مطالب ہونے
> چاہیں۔
> ا۔ مصنف متن کی مختصر لیکن مستند سوانح حیات، اس کی جملہ تصانیف کی فہرست

۲۔ موضوع متن کا تعارف

۳۔ متن پر مختصر تنقید۔۔۔

۴۔ اگر متن قدیم ہے تو لسانی جائزہ

۵۔ جن قلمی نسخوں سے متن تیار کیا گیا ہے سب کا مختصر تعارف

۶۔ تدوین میں اپنا گیا طریقہ جس میں بالخصوص یہ بتایا جائے کہ مختلف نسخوں کو کس طرح سمجھ کر تنقید متن تیار کیا گیا۔(۲)

گل دستہ قندیل خیال میں اصلی نسخہ کے عکس کو بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ زمانہ تصنیف، قندیل خیال کے شعراء کے نام، اشعار کی تعداد، طریق کار، املا، کاتب، نثر، بلوچستان میں اردو زبان کی تصنیف، مشاعروں کا نظم و ضبط اور علم عروض اور لسانی حوالے سے کئی اہم باتوں کی نشان دہی کی ہے۔ متن کا آغاز صفحہ ۵۵ سے کیا گیا ہے۔ جو صفحہ ۱۸۴ تک پھیلا ہوا ہے۔ صفحہ ۱۸۵ پر تصحیح اور توضیح ہے۔ جس میں قندیل خیال کے تمام شماروں (ستمبر ۱۹۱۴ء تا اپریل ۱۹۱۵ء) میں شامل اردو کلام منتخب اردو نثر کو منشائے مصنف کے مطابق ڈھالنے کے امور کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اغلاط کی تصحیح اور ضروری وضاحتیں بالترتیب شمارہ ایک سے نثر اور اشعار کی شکل میں دی ہے۔ یہ ۳۰۵ صفحات تک محیط ہے۔ ۳۰۶ پر فہرست اسناد مقولہ ہے صفحہ نمبر ۳۰۷ پر اشاریہ درج ہے جو ۳۱۳ پر مشتمل ہے۔ جس میں شخصیات، اماکن کا اشاریہ ہے۔ صفحہ ۳۱۴ سے ۳۱۶ تک کتب، نصاب، رسائل، مضمون کا اشاریہ ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ڈاکٹر ضیاء الرحمن کی یہ تدوین تحقیق و تنقید کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ اس کی بدولت بلوچستان کا پہلا مطبوعہ یادگار سرمایہ محفوظ ہو گیا۔ اس کے ساتھ تاریخی مواد کو اکٹھا کرنے پر اکتفا ہی نہیں بلکہ مواد کی تفہیم کے ساتھ تحریر سے وابستہ تمام لسانی جائزوں کو بھی پیش نظر رکھا۔ آپ نے تدوین کے تمام عناصر و نکات اور مراحل کو پیش نظر رکھا جس میں مخطوطہ، پس منظر، تصنیف و تالیف، زبان کا علم، عہد بر عہد، زبان کی تبدیلی کا علم شامل ہے انھوں نے اصلی متن کے ساتھ وسائل تدوین کے تمام دستاویزات کو بھی ساتھ رکھا ہے۔ تدوین میں شرائط اور صحت متن کا خاص خیال رکھا ہے تدوین کے شرائط اور ان کے اصولوں کے بارے میں رشید حسن خان یوں لکھتے ہیں۔

> "تدوین کے لیے مزاج کا تحقیق آشنا ہونا ضروری ہے اس کے بعد تدوین کی شرائط سے اس کے اصولوں سے آدمی کما حقہ واقف اور عملی مسائل بھی کم آشنا ہوں یعنی اسے معلوم ہو کر تدوین کا طریقہ کیا ہے؟ صحت متن کا مفہوم کیا ہے؟ اختلاف نسخ کا مطلب کیا ہے؟ اور ایسے ہی دوسرے متعلقات ، وہ زبان قواعد زبان اور قواعد شاعری سے بھی بہ خوبی واقف ہو۔(۳)

کل ۸ گل دستوں کو زمانی ترتیب سے مدون کیا اور ان شماروں میں اردو اشعار کے حوالے سے ایک خاکہ تیار کیا۔ ان اعداد و شمار کو دیکھنے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اردو زبان و ادب کے فروغ میں قندیل خیال کی اہمیت مسلمہ ہے ان شماروں بدولت یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلوچستان میں اردو کے پہلے شاعر ترتیب طباعت میں حبیب اللہ خان حبیب ہیں۔ دو زبانوں کے شاعر (فارسی، اردو) الٰہی بخش عاشق ہیں۔ قندیل خیال کے ان تمام شماروں کو اکٹھا کیا جائے تو شماروں میں مجموعی طور پر اردو کے ۴۳ شعراء کے علاوہ ایک نامعلوم شاعر

کا کلام بھی شائع ہوا۔ بلوچستان کے سب سے پہلے انگریزی سے اردو منظوم ترجمہ کے خالق محمد عنایت اللہ خان ایاغ جبروتی سامنے آئے۔ اس کے علاوہ یہ معلوم ہوا کہ بلوچستان میں اردو کے پہلے غیر مسلم نعت نگار بوٹا رام آنند ہے۔ ڈاکٹر ضیاء الرحمن نے قندیل خیال میں تدوین متن کی تلاش کے بارے میں داخلی اور خارجی شہادتیں کو دلائل کو شوائد کی بنا پر حل کیا۔ روح متن تک رسائی حاصلکر کے حسب ضرورت تحقیقی و تنقیدی نقطہ نظر اس کا مقدمہ تحریر کیا۔ ترتیب متن اساسی نسخے کی بدولت تدوین متن کے کام کو مکمل کیا۔ تمام شعرا کے ایک شعر اور لفظ کی صحیح صورت کو بھی سامنے رکھا۔ قیاسی تصحیح سے بچنے کی کوشش کی لیکن بعض جگہ اشعار یا طرز املا کو با معنی بنانے کے لیے قیاسی تصحیح کی۔ جس سے ترتیب متن کی وضاحت بھی ہوئی اور تحقیقی و تنقیدی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے متن کی اصول روح دوبارہ اجاگر کیا۔ ڈاکٹر خلیق انجم تدوین کے لیے متنی تنقید کی اصطلاح کا استعمال کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں۔

> "متنی تنقید کا اصل مقصد حتیٰ الامکان متن کو اصل روپ میں دوبارہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس روپ سے مراد وہ روپ ہے جو متن کا مصنف اپنی تحریر کو دینا چاہتا ہے۔ جب ہم متن میں کوئی غلطی دیکھتے ہیں اور اس غلطی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس عمل کو متنی تنقید کہا جاتا ہے۔ (۴)

بلوچستان کے شہر لورالائی میں اردو شاعری سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ۱۹۱۴ء کو ادبی مجلس بزمِ مشاعرہ تشکیل دی گئی۔ ان مشاعروں میں پڑھا جانے والا کلام ماہ بہ ماہ طبع ہوتا تھا۔ یہ کلام قندیلِ خیال کے نام سے ماہانہ مشاعروں کی صورت میں الگ الگ چھاپا جاتا۔ ان کی تحقیق کے مطابق یہ شمارے اپنی ہئیت کے اعتبار سے گل دستہ ہوتے تھے۔ اس گل دستے کا آغاز ستمبر ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ جون ۱۹۱۵ء تک تواتر سے چھپنے کی شہادت ملتی ہے۔ یہ رسائل اردو ادب میں تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ اردو ادب کی وسعت پذیری میں جن کا اہم کردار رہا ہے۔ تاہم گردش زمانہ کی بہ دولت اس کے کئی اہم شمارے زمانے کی دست برد کا شکار ہوئے۔ اپنی تاریخی اہمیت کے باوجود بلوچستان کے کسی محقق و مدون کو ان منتشر شماروں کو یک جا کرنے کا خیال نہیں آیا۔ ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن نے ان فراموش کردہ گل دستوں کو ستمبر ۱۹۱۴ء سے اپریل ۱۹۱۵ء تک کے دریافت شدہ شماروں کو تدین کے جدید تقاضوں سے روشناس کراتے ہوئے اس اہم، تاریخی اور یادگاری اثاثے کو محفوظ کیا۔ قندیل خیال کی اشاعت سے قبل انہوں نے مختلف زاویوں سے سوچ بچار سے کام لیا کہ آیا ان حاصل شدہ شماروں کے مزید عکسی نقول کروا کر انہین علمی و ادبی حلقوں تک پہنچایا جائے یا پھر معروف طباعتی طریقے کے مطابق عکسی طور پر طبع کیا جائے۔ تاہم دونوں صورتوں میں درپیش خدشات کی وجہ انہیں اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا۔ اس لیے یہ طے پایا کہ حاصل شدہ شماروں کی تدوین سب سے اہم اور مناسب تدبیر ہے۔ یوں قندیلِ خیال کے گل دستوں کو مطالعے، موازنے اور محاکے کے بعد مرتب کیا۔ اس کے قدیم الفاظ اور املا کا خصوصی خیال رکھتے ہوئے تدوینی فریضہ انجام دیا۔ اس حوالے سے قندیل خیال میں لکھتے ہیں:

> "دوسری ترکیب میں عملی مشکل یہ تھی کہ ۱۹۱۴ء کے بعد طرزِ طباعت، چھپائی اور املا کا ڈھب بہت کچھ بدل گیا ہے۔ وہ آنکھیں جو آج کے رسم کتابت، الفاظ کی صورت نویسی کی عادی ہیں ان کو قندیلِ خیال میں شامل مواد کو پڑھنے اور سمجھنے میں دقت اور بے زاری کا سامنا کرنا پڑتا۔ لہذا ایسی تدبیر

کی جانی چاہیے کہ اس کے مذکورہ شمارے ۸ جدید تقاضوں کے
مطابق محفوظ ہو جائیں۔(۵)

قندیل خیال کے گل دستوں کا شمار بلوچستان کے قدیم شماروں میں ہوتا ہے۔ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن نے ان گل دستوں کو ۲۰۲۰ع قندیل خیال میں مرتب کر کے شایع کیا اور ان کی منفرد انداز میں تدین کی۔ قندیلِ خیال کے شماروں سے قبل مفصل اور مربوط مقدمہ لکھا۔ ان شماروں کے قدیم متن کا احوال بھی مقدمے میں درج کیا۔ مقدمے میں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ قندیلِ خیال کے شمارے اچھی حالت میں تھے۔ کیوں کہ ناقص نسخوں کی تصحیح بہت مشکل کام ہے ۔انہوں نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ مطبع، پریس، پرنٹنگ، کتابت، سرورق، تزئین و آرائش اور اندرونی مواد کا تفصیلی مطالعہ کر کے شماروں کے اصل ہونے کی تصدیق کی۔ اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"ان شماروں کے اصل ہونے کی اور بھی شہادتیں موجود ہیں
۔اہم شہادت یہ ہے کہ ہر شمارے کے سرورق پر مطبع، دلی
پرنٹنگ ورکس دہلی اور پرنٹر لالہ ٹھاکر داس کا نام موجود
ہے۔ جس کی رسم کتابت وہی ہے اس زمانے میں عام تھی
۔(۶)

ان شماروں کو تدوین کے جدید اصول وضوابط کو بروے کار لاتے ہوئے مدون کیا۔ پرانے متون عموماً اپنی قدیم زبان اور املا کی بہ دولت قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث نہیں ہوتے۔ اس طرح کے تحقیقی کاموں کو اس طرح پایہ تکمیل تک پہنچانا کہ قارئین کی دلچسپی کا سامان برقرار رہے، یقیناً دقیق مرحلہ ہے مگر قندیلِ خیال کا اسلوب سادہ اور پر مغز ہے۔ جس کی بہ دولت قارئین کی دلچسپی آخر تک برقرار رہتی ہے۔

تحقیق کے حوالے سے آپ نے اپنا پہلا تحقیقی مضمون قومی یک جہتی اور تعلیمی ادارے کے عنوان سے لکھا۔ ۱۹۹۲ء میں ۲۰ صفحات پر مشتمل اردو ذریعہ تعلیم کے عنوان سے مضمون شائع کروایا۔ اردو کے حروف تہجی امروز لاہور سے ۲ جنوری ۱۹۷۸ء میں شائع کروایا۔ دیوان غالب اور بانگ درا کی بحریں ۱۹۷۸ء میں شائع کی۔ اس کے علاوہ آپ کا تحقیقی مقالہ ثقافت اور اردو، ۹ نومبر ۱۹۹۴ء کو شائع ہوا کل ۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اپنی تحقیق سے یہ بات ثابت کی کہ ۱۹۲۶ء سے پہلے اردو میں لفظ ثقافت داخل نہیں تھا۔ اسی حوالے کو کرن داؤد نے ایم فل کے مقالہ بلوچستان میں اردو کی ادبی تحقیق میں حوالے کے طور پر یوں درج کیا ہے۔

" اردو کی اہم لغات ، جامع اللغات ،فرہنگ آصیفہ ، نسیم
الغات، نور اللغات مرتبہ مولوی نور الحسن نیر مرحوم (اس
نام کی ایک اور لغت بھی دستیاب ہے۔ جس کی طبع اول
۱۹۷۰ء میں ہوئی اس میں ثقافت کے معنی نیک ہونا، شریف
اور تہذیب بیان کیے گئے ہیں) میں یہ لفظ موجود نہیں ہے
فیروز اللغات طبع پنجم جنوری ۱۹۵۷ء تک یہ لفظ اس لغت میں
بھی دستیاب نہیں ہوتا۔(۷)

آپ نے جو تحقیقی و تدوینی کام کیا اس کی فہرست مقالات مجموعہ وثائق میں درج ہے۔ یہ مجموعہ ۱۷۶ صفحات پر مشتمل ہے اس کی اشاعت ۲۰۲۴ء میں ہوئی جسے عبدالجبار حاجی منیر اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور ملتان سے شائع کروایا۔ آپ کی پہلی کتاب "آثار تحقیق" ہے جسے ۲۰۲۱ء میں بکس اینڈ ریڈرز نے ملتان سے شائع کیا۔ اس کتاب میں کل صفحات ۲۲۴ ہیں۔ تحقیق و تدوین کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے انھوں نے بلوچستان میں اردو کی اولین شاعرات، بلوچستان میں اردو کا پہلا افسانہ نگار، بلوچستان میں اردو کا پہلا ناول نگار، قندیل خیال اور رشید انجم چند نئے حقائق جیسے اہم موضوعات پر تحقیق و تدوین کی۔ بلوچستان میں اس حوالے سے دیکھا جائے تو اس منظر نامے پر چند حضرات کے علاوہ کوئی اہم نام سامنے نہیں آتا۔ ان میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ڈاکٹر فاروق احمد، ڈاکٹر انور رومان، ڈاکٹر فردوس انور قاضی وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ بلوچستان میں اردو تحقیق و تدوین کے حوالے سے ڈاکٹر ضیاء الرحمن بھی ممتاز مقام رکھتے ہیں۔

بلوچستان میں اردو تحقیق و تدوین کے حوالے ڈاکٹر ضیاء الرحمن کی سب سے پہلی تحقیق تدوین بلوچستان میں اردو کی اولین شاعرات ہیں۔ ان کی کاوش سے پہلے ان شاعرات کے بارے میں کوئی بھی خاص معلومات نہیں ملتی۔ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر قاری کے لیے ایک نیا دروازہ کھول دیا۔ آپ نے اس مضمون / مقالے میں کوئٹہ میں ہونے والے مشاعروں پر تحقیق و تدوین کی۔ انہی کی تحقیق کی بدولت بلوچستان میں پہلی خاتون شاعرہ کا نام اور ان کا کلام قاری کے سامنے آیا۔ بلوچستان میں اردو کی اولین شاعرات کے حوالے سے ان کا یہ مضمون آثار تحقیق میں صفحہ ۴۵ سے ۴۷ پر درج ہے۔ آپ کی تحقیق کی مطابق بلوچستان کی پہلی خاتون شاعرہ ع۔ ب صاحبہ عزیز ہیں۔ دوسری ش ب شمس خاوری اور تیسری خاتون شاعرہ م اب افروز ہیں۔ ع۔ ب صاحبہ عزیز، ش۔ ب۔ صاحبہ شمس خاوری کا کلام ستمبر ۱۹۱۴ء میں قندیل خیال کے شمارے میں شائع ہوا جبکہ افروز کا کلام نومبر ۱۹۱۴ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس بات کی غماز ہیں کہ بلوچستان کے رسم رواج کے پس منظر میں ان تینوں شاعرات نے محفظات کے نقاب تلے تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔

آپ نے بلوچستان میں اردو کی اولین شاعرات کی تحقیق و تدوین کے حوالے بہت زیادہ محنت اور گہرے مشاہدے سے کام لے کر نہ صرف ان تینوں شاعرات کے نام، پس منظر، کلام اور اپنی بات کو دلائل سے ثابت کرنے کے لیے کسی اور کی بات سے اتفاق کرنے کے بجائے اصل حقائق سے ادبی قارئین کو روشناس کروایا بلکہ عہد گزشتہ میں دفن تحریروں کو اصل انداز میں سامنے لائے۔ بلوچستان میں اب تک کی گئی تحقیق کے مطابق اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر ملا محمد حسن براہوی ہیں جبکہ کے دوسرے شاعر عابد شاہ عابد ہیں۔ آپ نے اپنے مضمون میں بلوچستان کی پہلی شاعرہ کے کلام اور ان کے مجموعے کو قاری کے سامنے روشناس کروایا۔ آپ کی بدولت بلوچستان میں اولین شاعرہ کا مجموعہ کلام زمانہ تکمیل آتا ہے۔ یہ بلوچستان کے دیگر شعرا کے مقابلے میں واحد ایسی خواتین تھیں جو صاحب کتب تھیں اسی حوالے سے آپ یوں لکھتے ہیں۔

> "بلوچستان میں بیٹھ کر اردو شاعری کرنے والے ایسے ابتدائی شعرا جن کے مجموعہ کلام کے بارے میں مکمل یا نامکمل معلومات اب تک فراہم ہوئی ہیں۔ ان کے مجموعوں کے زمانہ تکمیل کے یہ کوائف، عابد شاہ عابد پر شمس کی فوقیت کو ثابت کرتے ہیں۔
>
> الف:　محمد حسن براہوی، کلیات محمد حسن براہوی ۱۸۴۷ء

ب:　　شمس خاوری، سنبتان نعت ۱۹۱۴ء یا اس پہلے

ج:　　عابد شاہ عابد، گلزار عابد ۱۹۱۵ء (۸)

ان شاعرات کے کلام کو نہ صرف مدون کیا بلکہ موجودہ متن میں جو غلط املا تھی انہیں بھی املا کے جدید اصولوں سے تبدیل کیا۔ اس سلسلے کی دوسری اہم کاوش "کیا تکمیل انسانیت بلوچستان میں اردو کا پہلا افسانہ ہے؟" اس تحقیق و تدوین سے پہلے ۲۰۰۶ء تک بلوچستان میں اردو کا پہلا افسانہ نگار یوسف عزیز مگسی تھے اور ان کا افسانے تکمیل انسانیت کو بلوچستان میں اردو کا پہلا افسانہ مانا جاتا تھا۔ اس تحقیق کو بعد میں آنے والے محققین نے بھی اپنایا اور یوسف عزیز مگسی کو ہی بلوچستان میں اردو کا پہلا افسانہ نگار قرار دیا گیا۔ لیکن ۲۰۰۶ء میں آپ نے یہ دعویٰ کیا اور اصل حقائق سے قاری کو روشناس کروایا کہ نہ تو تکمیل انسانیت بلوچستان کا پہلا افسانہ ہے اور نہ ہی یوسف عزیز مگسی بلوچستان میں اردو کے پہلے افسانہ نگار ہیں۔ یہ مضمون قلم قبیلہ ادبی ٹرسٹ و ریسرچ کوئٹہ سے شائع ہونے والے معروف علمی و تحقیقی مجلہ "قلم قبیلہ" سن ۲۰۰۶ء کے رسالے میں "کیا تکمیل انسانیت بلوچستان میں اردو کا پہلا افسانہ ہے" کے عنوان سے شائع ہوا یہ مضمون صفحہ ۵۳ تا ۶۵ تک محیط ہے۔ اپنے اس مضمون / مقالے میں انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے۔

> "بلوچستان میں اردو کا پہلا اب تک دستیاب ہونے والا
> پہلا افسانہ ایک راز سربستہ انکشاف یا غیبی امداد ہے جس کے
> مصنف مکران کے محمد عمر بلوچ ہیں۔ یہ افسانہ مکمل طور پر ان
> کا ہی تحریر کردہ ہے۔ یہ افسانہ نہ تو ترجمہ ہے اور نہ دوسری
> زبان کے افسانے سے ماخوذ ہے۔ (۹)

یہ افسانہ ہفت روزہ البلوچ میں ۷ مئی ۱۹۳۳ء کو شائع ہوا۔ اس کی سن اشاعت تکمیل انسانیت کی اشاعت سے ایک سال ۱۹ دن پہلے ہوئی تھی۔ تکمیل انسانیت اور اس افسانے میں ضخامت کی نسبت ۵ اور ۲ کی ہے۔ اپنے دعوے کی حقانیت / حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے انھوں نے اس مضمون میں نہ صرف آخر میں مذکورہ افسانے کا مکمل متن بھی درج کیا ہے وہی حواشی میں تفصیلاً اس بات سے آگاہ کیا کہ اس تحریر کو ٹیسٹنگ کے جدید مراحل سے گزارا گیا۔ جسے محققین، اساتذہ اور طلباء کے گروپ نے افسانہ قرار دیا۔ اس تحقیق و تدوین سے بلوچستان میں اردو ادب کی تاریخ میں نئے حقائق اور نئے تجربات جو دراصل ماضی کا سرمایہ تھے انہیں سامنے لایا گیا۔

آپ نے نہ صرف متن کو تلاش کرنے کے بعد مواد کی چھان پھٹک کی بلکہ افسانے کے اصل متن کو پیش کرنے سے پہلے افسانہ نگار کے بارے میں بھی دلائل اور شوائد کی بنا صحیح معلومات فراہم کیں۔ افسانے کا متن بھی اصل زبان و بیان کے ساتھ فراہم کیا گیا ہے۔ اور کئی الفاظ ایسے بھی ہیں جو آپس میں ملتے ہیں اسے درست کیا گیا مثلاً اھکڑ (اٹھ کر)، ادہر (ادھر)، ہانہہ (ہاتھ)، باندہی (باندھی) بولے جاتے ہیں کچھ الفاظ کو معیاری املا کے مطابق لکھا گیا۔ جہاں جہاں منفرد الفاظ کو یکجا کر کے لکھا گیا انہیں بھی علیحدہ کر کے لکھا گیا۔ جیسے اٹھکر، دیکھر، جلا یلا، آپکی، اسکی، اسکے، ملیگا، وغیرہ۔ یہ صفحات ۶۱ تا ۶۳ تک محیط ہے۔ آخر میں افسانے کا متن بھی لکھا گیا ہے جسے پڑھنے کے بعد انکار کی گنجائش بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہ تدوین بھی محسوس ہوتی ہے، کیوں کہ محققین کی آرا کے مطابق ایسی تحریر یا عبارت جو قابل تفہیم ہو متن کہلاتی ہے۔ ڈاکٹر گیان چند متن کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> "اردو میں تدوین متن کی حد تک ہم متن اس تحریر کو کہہ
> سکتے ہیں جسے کوئی محقق ترتیب دینا چاہتا ہے۔ وہ تخلیق نظم"

نثر یا غیر تخلیقی، مثلاً کوئی تذکرہ یا انشاء کی دریائے لطاف یا گلکرسٹ کا رسالہ قواعد وغیرہ۔ تدوین متن مختلف نسخوں، شاند وحید نسخے کا مطالعہ کر کے مصنف کے حاصل متن کی باز تشکیل کو کہتے ہیں۔(۱۰)

بلوچستان میں اردو کے ابتدائی ناول کے چند اوراق ایک ایسی دریافت ہے جس میں بلوچستان میں لکھے گئے ایک ناول کے ابتدائی حصے کو ایک قسط کے طور پر کراچی سے شائع ہونے والے بلوچستانی صحافیوں کے اردو اخبار میں چھاپا گیا، کی تحقیق و تدوین کی۔ اگر چہ یہ ناول مکمل دستیاب نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے بلوچستان میں لکھے گئے ناولوں میں کسی بھی ناول کا ادھورا یا مکمل متن سامنے نہیں آیا۔ آپ نے یہ ثابت کیا کہ بلوچستان میں لکھا جانے والا پہلا ناول "بلوچستان کا مجبور بد معاش" ہے جس کے مصنف مولانا ہوت بلوچستانی ہیں۔ یہ مضمون بھی قلم قبیلہ ادبی ٹرسٹ و ریسرچ تحقیقی و تنقیدی مجلہ ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ اس ناول کی پہلی قسط ہفت روزہ کراچی میں ۹ فروری ۱۹۳۰ء کو صفحہ نمبر ۶ پر شائع ہوئی۔ تفصیلاً اس ناول کے موضوع اس کی قسم مدیر کی رائے، عبارت کے سطور کی چوڑائی اور اس کے قسط وار حوالے سے بیان کیا اور ناول کا متن بھی درج کیا ہے۔ متن صفحہ ۳۹ تا ۴۰ تک محیط ہے اور یہ مضمون صفحہ ۳۷ تا ۴۰ پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ تحقیق و تدوین افسانے کے مقابلے میں اگر چہ مختصر ہے لیکن اہمیت کی حامل ہے کیونکہ افسانے کی طرح بلوچستان میں اردو ناول کی صورت حال بھی ابتری کا شکار ہے بلوچستان کے اولین ناول کا نقوش بھی ہمیں ڈاکٹر انعام الحق کوثر کی کتاب "بلوچستان میں اردو" میں دکھائی دیتا ہے ناول کے خدوخال اس کے متن اور موضوع کے بارے میں کسی بھی ذریعے سے کچھ نہیں ملتا۔ قاری کو صرف اتنی معلومات ملتی ہیں کہ ۱۹۱۵ء اور ۱۹۲۰ء کے مابین لورالائی ہی میں ایک ناول بنام "محبت کا دیوتا" عرف برابر کی چوٹ جگن ناتھ سیٹھی ایک ہندو تاجر نے شائع کیا افسوس کہ اب نایاب ہے۔ آپ کی تحقیق و تدوین کی بدولت بلوچستان کے پہلے افسانہ نگار اور ناول اور ابتدائی لکھاری منظر عام پر آئے۔

اسی حوالے سے اہم کام مطالعہ احوال استاد رشید انجم چند نئے حقائق، ہیں۔ ان کا یہ مضمون مجموعہ مقالات و ثائق میں صفحہ نمبر ۱۴۷ تا ۱۷۶ پر شائع ہوا جو کل ۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تحقیقی مضمون کی بدولت جہاں رشید انجم کے اصل نام، قلمی اور معروف نام سے واقفیت ہوتی ہے وہی رشید انجم کے کلام ان کے طرحی غزلوں کی تعد ۲۲، طبع زاد غزلیں ۱۱، اور طبع قصائد ۲ اور طرح قصائد ۲ کے بارے میں بھی علم ہوتا ہے۔ رشید انجم کے کلام کی خوبیوں کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی اس تحقیقی مضمون میں حوالے اور کتابیات کا اندراج کیا۔

ڈاکٹر ضیاء الرحمن کی بطور محقق و تدون یہ خوبی ہے وہ نقل در نقل ملتون اور سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں رکھتے بلکہ اصلی ماخذ تک خود رسائی حاصل کر اصل حقائق اور سچ کو سامنے لاتے ہیں۔ کرن داؤد مقالہ برائے ایم اے اردو غیر مطبوعہ "بلوچستان میں ڈاکٹر غلام مصطفی کے شاگرد" میں مقالہ نگار فاطمہ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے یوں کہتی ہیں۔

"۲۰۰۹ء میں جب جامعہ میں ایم فل کلاسز شروع ہوئی تب ان کی شخصیت کا الگ اور بہت ہی نمایاں وصف مزید واضح ہو کر ابھرا۔ اب وہ نہ صرف مشفق استاد نہ ہے بلک سخت گیر محقق بھی ثابت ہوتے ہیں انھیں بلوچستان کا رشید حسن خان

کہوں گی جو تحقیق میں کسی رعایت تعظیم و عقیدت، انا و تکبر
کے قائل نہیں صرف اور صرف سچ کے لکھاری و متلاشی
ہیں۔(۱۱)

مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو ڈاکٹر ضیاء الرحمن بحیثیت محقق و تدوین دونوں حوالوں سے بلوچستان میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ جدید اصولوں کو پیش نظر رکھ کر تحقیق و تدوین کی آپ کا طریقہ تحقیق و تدوین اس لیے بھی مختلف ہے کہ انہوں نے اپنی بات کو دلائل سے ثابت کرنے کے لیے کسی اور کی بات سے اتفاق کرنے کے بجائے اصل حقائق کو سامنے رکھا۔ اپنے موضوع کے حوالے میں ان تمام مباحث کو بھی زیر بحث لائے جو ان سے قبل محققین نے کئے لیکن ان محققین کی آرا کو رد یا قبول کرنے کے لیے ذاتی یا جماعتی پسند و ناپسند کے بجائے تحقیق و تدوین میں دلائل کے لیے سائنٹفیک انداز اپنایا جس سے قاری ان کا ہمنوا بن جاتا ہے۔ بلوچستان میں اردو کا پہلا فسانہ نگار، پہلا ناول نگار، بلوچستان میں اردو کی اولین خواتین شاعرات، قندیل خیال کی (تدوین) صورت میں بلوچستان کا پہلا مطبوعہ ادبی سرمایہ سامنے لائے کیونکہ انھوں نے اپنی تحقیق و تدوین دونوں میں ماضی میں کیا ہوا اسے دریافت کرنے کی عالمانہ کوشش کی۔

حوالہ جات

۱۔ رشید حسن خان، ادبی تحقیق و مسائل اور تجربہ، لاہور، نیو ایج پبلشرز ۱۹۹۸ ص:۸۹
۲۔ گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان ۲۰۰۲، ص:۲۹۷
۳۔ رشید حسن خان، اُردو اکیڈمی، ۲۰۱۵، ص:۱۳۲
۴۔ خلیق انجم، ڈاکٹر، متنی تنقید، کراچی، انجمن ترقی، اُردو، ۲۰۰۶، ص:۲۳، ۲۲
۵۔ ضیاالرحمن، ڈاکٹر، قندیل خیال، ملتان، بکس اینڈ زیڈ وذ ۲۰۲۰، ص:۱۲ تا ۱۳
۶۔ ضیاالرحمن، ڈاکٹر، ایضاً، ص:۹
۷۔ کرن دادو، بلوچستان میں اُردو کی ادبی تحقیق، غیر مطلوعہ، ایم فل مقالہ ص:۱۱۲
۸۔ ضیاالرحمن، ڈاکٹر، آثار تحقیق، ملتان، بکس اینڈ ریڈز، ۲۰۲۱ ص:۱۵
۹۔ ضیاالرحمن، ڈاکٹر، قلم قبیلہ تحقیق و تنقیدی مجلہ، کوئٹہ قلم قبیلہ ادبی ٹرسٹ، ۲۰۰۶، ص:۵۷
۱۰۔ گیان چند، ڈاکٹر، محولہ بالا، ص:۲۶۸
۱۱۔ عشرت فاطمہ، بلوچستان میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کے شاگرد غیر مطبوعہ، مقالہ برائے ایم اے اُردو، ص:۲۸

References in Roman Script:

1. Rasheed Hasan Khan. Adbi Tahqeeq-o-Masaih aur Tajzeeya, Lahore, New publisher 1989, P: 89
2. Gayan Chand Dr, Tahaqeeq Ka Fun Islamabad Maqtadra Qoomi Zuban, 2002, P: 297
3. Rasheed Hassam Khan, Urdu Acadmai, 2015, P: 132.
4. Khaleel Anjum dr. matnee tanqeed Karchi Anjumen Takke Urdu 2006, P:22-23
5. Zia-ur Rehman dr. Qandeel khayal Multan, books and readears, 2020 12, 13.

6. Zia-ur Rehman Dr, Ibid, P: 9
7. Kiran dawood. Balochastan mae Urdu ko Adbi tahqeeq Ghar Matlooba M. Phil Maqala.
8. Zia-ur Rehman Dr. Asaar-e-Tahqeeq, ltan book and Reader, 2021, P: 215
9. Zia-ur Rehman Dr. Qalam Qabeela Tahqeeqi or Tanqeedi Mujala Quetta, Qalam Qabeela Adbi trust, 2006,
10. Gayan Chand Dr, p: 268
11. Ishrat Fatima, Balochistan mae Doctor Ghulam Mustafa Kay Shagird Giar Matbooa Maqala. M.A Urdu.